مذہبی جذبات کی بے حرمتی کے نام پر گرفتاریاں

وسیم اکرم تیاگی

روس کے ایک مشہور مصنف سول جینت سین نے اپنے ناول 'گولاگ' آئی پولاگ' میں لکھا ہے کہ ایک بوڑھی عورت کو صرف اس لیے جیل میں ڈال دیا جاتا ہے، کیونکہ اس نے کامریڈ اسٹالن کی فوٹو والے اخبار پر مچھلی لپیٹ دی تھی۔ گولاگ ایک روسی لفظ ہے، جس کا مطلب ہے قید یا مشقت۔ آئی پاگ کا مطلب ہوتا ہے کہ کسی بحرِ اعظم کے بیچ میں ایسے ایک جزیرے، جسے ہم آسمان زبان میں سمجھیں تو ایسا ہے جیسے کہ ہندوستان کے مجاہدین آزادی کو کالے پانی کی سزا کے طور پر انڈمان بھیج دیا جاتا تھا۔ روسی مصنف یہ شاید ہی سوچ پائیں ہوں گے کہ وہ اپنے تصور کی بنیاد پر جس ناول کو لکھ رہے ہیں، اس کے کردار ایک دن ہندوستان میں حقیقت میں تبدیل ہوجائیں گے۔

دراصل یوپی کے سنبھل میں ایک بریانی بیچنے والے حاجی طالب کو سنبھل پولیس نے اس لیے جیل بھیج دیا، کیونکہ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ایسے اخبار میں بریانی پیک کردی جس میں ہندو دیوی دیوتاؤں کی تصویر چھپی تھی۔ ہندوستان کے گاؤں دیہات میں یہ ایک عام سی بات ہے۔ اخباروں کے بنے لفافے میں موگھ پھلی، چنا، بھوجیا، سوسے سمیت کئی چیزیں بیچ دی جاتی ہیں، لیکن اب اخبار کی پیکنگ میں سامان بیچنا بھی جرم ہوگیا ہے۔ اس سے پہلے جنوری 2021 میں غازیہ آباد کی پھلی کے جوتا بیچنے والے ناصر کو اس لیے گرفتار کیا جاتا ہے کہ جوتے پر ٹھاکر لکھا ہوا تھا۔ اب حاجی طالب کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سنبھل کے حاجی طالب کے خلاف دارو فد اپنے کمارنے تحریری دی ہے۔ تحریر میں انہوں نے بتایا ہے کہ ہوٹل کے گمراں حاجی طالب دیوی دیوتاؤں کی تصویر چھپے کاغذ میں نان ویج پیک کرکے بیچ رہے تھے۔ اس کی جانکاری ملنے پر ہوٹل میں پہنچے کچھ لوگ نارا تھگی کا اظہار کرنے لگے۔ پولیس حاجی طالب کے خلاف لوگوں کی مذہبی جذبات کی توہین کے الزام کا کیس دفعہ 2022:206، دفعہ 425 اسلحہ قانون کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔ حاجی طالب کو عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا ہے۔ حاجی طالب جس اخبار کا استعمال کررہے تھے وہ ہندوستان ہے۔ یوپی پولیس کی اس کارروائی پر سوال اٹھورہے ہیں۔ آخر اس ملک کو کیا بنایا جارہا ہے۔ یہ عام سی بات ہے کہ اخبار پڑھنے کے بعد اس کو بہار میں بیچ دیا جاتا ہے، جس کو ریڑی والے، خوانچہ والے، ہوٹل والے خریدکر لفافہ بنا کر اس میں سامان ڈال کر صارفین کو دیتے ہیں، لیکن اس میں ردی خریدنے والا مجرم کیسے ہوگیا۔ اگر اخباروں میں چھپنے والی تصویروں کی وجہ سے کسی کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں تو سب سے پہلے اُن اخباروں کو چھاپنے والوں کے خلاف الیف آئی آر درج کروائی جانی چاہئے، جنہوں نے کسی مذہب کی تصویر شائع کی ہے۔ سینئر صحافی اور جن ستہ کے ایڈیٹر رہے ادم تھانوی نے یوپی پولیس کی اس حرکت پر نارا تھگی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ شکایت کرنے والا تو فرقہ پرست رہا ہوگا مگر پولیس کی عقل کہاں چلی گئی تھی۔ اخبار کیا سامان دیکھ کر لپیٹے جاتے ہیں۔ کیا ہندو مبزی خوری ہوتے ہیں، تب خبریں اشتہار میں ترنگے جھنڈے کی تصویر آتی، کیا اُن صفحات میں کھانا لپیٹ دینا قوم کی بے حرمتی قرار دی جائے گی۔ یہ پہلی بار نہیں ہورہا ہے، ہاں یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ ان معاملوں میں یوپی پولیس پہلی بار گرفتار ضرور کررہی ہے۔ اکثر آپ نے دیکھا ہوگا کہ دیوالی کے نزدیک نام نہاد ہندو پرست تنظیموں کے لوگ مسلم دکانداروں کی دکانوں پر جاکر دھمکی دیتے ہیں کہ وہ دیوی دیوتاؤں کی تصویروں سے سجے پٹاخے نہ بیچیں۔ وہ کبھی پٹاخہ بنانے والی فیکٹری کے خلاف نارا تھگی کا اظہار نہیں کرتے ہیں۔ اُن سے نہیں پوچھا جاتا کہ یہ پٹاخہ فیکٹریاں ایسے مذہبی نام رکھ کر پٹاخے کیوں بناتی ہیں، لیکن کسی غریب دکاندار کو جمعیت مزدوری کرکے اپنے بچوں کا پیٹ پال رہا ہے، اس کو پریشان کرنے کے لیے نکل پڑتے ہیں۔ اب تک یہ کام صرف نام نہاد ہندو تودوا کیا کرتے تھے، لیکن اب اس میں یوپی پولیس بھی شراکت دار بن گئی ہے۔ پولیس نے جنوری 2021 میں ناصر کو ٹھاکر خوش کرنے کا جوتا بیچنے پر گرفتار کیا تھا، اب حاجی طالب کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ کیا اخبار یا اس میں اشتہار دینے والے خلاف یوپی پولیس کوئی کارروائی کرے گی؟ ان سے پوچھ تاچھ کی جائے گی کہ جذباتی ملک میں تم نے دیوی دیوتاؤں کی تصویریں اخبار میں شائع کرنے کی ہمت کیسے کی۔ کیا اشتہار دینے والے لوگ قرار کراس سے پوچھا جائے گا کہ تہوار کی مبارکباد کا پیغام دینے کے لئے تم نے دیوی دیوتاؤں کی تصویر تم نے اخبار میں کیوں شائع کرائی۔ کیا تمہیں یہ نہیں کہ یہی اخبار کچھ گھنٹوں کے بعد ردی کا ڈھیر ہوجاتے ہیں اور 5 روپے کا بیکنے والا اخبار 5 روپے کلو کی ردی کے بھاؤ بکنے لگتا ہے، جب تم نے ایسی حماقت کیوں کی، یا یہ آئی پی ایس کی ساری دفعات حاجی طالب کے حصے میں ہی آئی ہیں۔

ادے پور کی بربریت اور ہندوستانی مسلمان

ذکی نور عظیم ندوی، لکھنؤ

ادے پور کا شم نہایت تکلیف دہ، اندوہناک، افسوسناک، دل دہلا دینے والا، جاہلانہ، انسانیت سوز، غیر اخلاقی، غیر انسانی، غیر اسلامی، رسولؐ کا سبب، ملت کی شرمساری کا ذریعہ، قابل مذمت اور ناقابل برداشت ہیں، یہ وہ چند عام الفاظ ہیں جو فوری طور پر ردعمل کے طور پر مختلف مسلم قائدین، جماعتوں اور اداروں کی جانب سے ایک سر میں کہے گئے، لیکن میرے نزدیک یہ ایسا افسوسناک حادثہ ہے جو حد درجہ حیرت انگیز اور ناقابل فہم ہے۔ ایسا نہیں کہ ملک میں ایسے واقعات پہلے نہیں ہوئے، یقیناً ہوئے بلکہ اس سے بھی زیادہ گھناؤنے ہوئے، ماضی قریب میں معصوم و کمسن آصفہ کے ساتھ ہونے والی درندگی و بھیڑ کے ذریعہ اخلاق کا بکھلائی سے بہیمانہ قتل اور بھی تشدد کے ذریعہ ہونے والے درجنوں واقعات اسی سلسلہ کی کڑیاں تھیں، اس کے بعد اس کی پردہ پوشی، مجرمین کے حق میں کیے گئے احتجاج اور ایک عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک قرار واقعی سزا نہیں پانے سے یہی اخذ کرنا ممکن نہیں، لیکن اسے پورے کا حادثہ زیادہ حیرت انگیز اور تکلیف دہ اس لیے ہے کہ یہ شیطانی حرکت کرنے والے وہ ہیں جو خود کو رُز رہبر، رہنما، دانشور اور امن و سلامتی کی تعلیم دینے والے دین 'اسلام' کے سچے پیروکار بتاتے ہیں، اور ہندوستان کے لیے آپ کی شان میں کتنا ہی سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے، لیکن یہی کلی پس منظر میں اسلام اور نبی اسلام کے دفاع کے لئے اس موقع کو زیادہ ضروری ہے کہ ملت کے عمومی فلاح کے لئے اسلافی کا کیا طریق کار زیادہ موزوں ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ بیشتر موقعوں پر جب بھی الٰہی حکمرتیں ہوئیں تو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے دشمنی قاتلوں کو جزیہ دیتے ہوئے عفو و درگزر کا معاملہ فرمایا۔ خانہ کعبہ کے سامنے نبی اکرم کے اور جب ہنٹ کی ہجرتی ذلیل ملی کی تو اسے آپ کی سماجزادی حضرت فاطمہ زہرا کے آگر بتائی، جب نبی اکرم نبی کردن میں کپڑا ڈال کر گلا گھونٹنے کی کوشش ہوئی تو حضرت ابوبکر نے کہتے ہوئے بچایا کہ کیا تم کسی کی جان اس لئے لینا چاہتے ہو کہ وہ اللہ کو اپنا رب مانتا ہے، لیکن یہ جرائم کرنے والوں کو انکار اذکر دیا۔ یہی نہیں بلکہ جنگ احد میں آپ کی حفاظت کے لئے جان کی بازی لگانے والے صحابہ نے کسی سے اس وقت یا بعد میں انتقام نہیں لیا بلکہ نظر انداز کرنے کو ہی ترجیح دی اور یہی وہ وجہ تھا کہ نابا جس کی وجہ سے شمنوں کے دلوں سے غلط فہمیاں اور شکوک و شبہات دور ہوئے اور بیشتر لوگ ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ نبی اکرم کو کس قدر اذیتیں دی گئیں، طائف میں جسم لہولہان، پتھروں پر کھڑے بھی نہیں ہو پا رہے لیکن جب اللہ کے حکم سے فرشتوں نے انہیں ہلاک کرنے کی اجازت چاہی تو آپ کا تاریخی موقف "نہیں" ہے، اللہ اگر چہیں تو ان شاء اللہ ان کی نسل تیری ہلاک نہ لیا ہوگی۔ جنگ احد میں آپ پر حملے، جان لینے کی کوششیں، دندان مبارک شہید، پر اس وقت بھی آپ کا ارشاد "اے اللہ میری قوم کو معاف فرمائیں کہ ان میں ان طرح ملک کو ایسی حرکتوں و ایسی سوچ رکھنے والوں سے ہمیشہ کے لئے نجات دلائے اور ملک عزیز کو خیر و سوئی، بدامنی اور ناقانونیت سے بچائے۔

ان کے سامنے توحید و رسالت پر قائم رہنے والے نبی کے عظیم سنت یعنی اجتماعی و انفرادی ظلم سے دور کی اور نبی کیواضح اعلان کہ اگر میری بیٹی فاطمہ سے بھی چوری کی غلطی کی تو میں کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا کی روشنی میں ہر طرح عدل و انصاف کی پابندی کو پر کھنے کا وقت آگیا تھا۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ ادے پور کی بربریت کو غلط نہ مانتے بلکہ دوروں کی طرح اس کا ساتھ دیکر اس سے بڑے جرم کے مرتکب ہوتے۔ چنانچہ اس موقع پر جیتے جاگتے واضح طور پر یہی کل کی ایک سر میں تمام ملی قائدین، جمعیتوں اور اداروں نے بنا کسی تاخیر اس کی شدید مذمت کی، اسے پوری طرح اسلام مخالف، ناقابل قبول قرار دیا اور ایسی حرکت کرنے والے تمام ملزموں کو سخت ترین اور عبرتناک سزا دینے کی آواز اٹھائی تاکہ وہ ہندوستانی مسلمانوں کی دوہری ذمہ داری "مظلوم محبِ وطن اور حقیقی مسلمان" کو خوبی ادا کرسکیں۔ اس موقع پر حکومت سے بھی یہی توقع ہے کہ وہ ملکی وقار کے تحفظ کے ساتھ اندرونی امن و سلامتی سے بھی غافل نہ ہو اور اس طرح کے تمام واقعات کی تیز رفتار عدالتی نظام کے ذریعہ پیچیدہ تفتیش کرا کر ظاہری مجرموں اور پردہ کے پیچھے چھپے ان کے آقاؤں اور سازش کرنے والوں کی بھی قاعدہ سے خبر لے اور تمام مجرموں کو فوری طور پر سخت سے تحت کی عبرتناک سزا دے کر اس کے نمونہ سے بھی غداری کا تپ جائیں اور اس طرح ملک کو ایسی حرکتوں و ایسی سوچ رکھنے والوں سے ہمیشہ کے لئے نجات دلائے اور ملک عزیز کو خیر و سوئی، بدامنی اور ناقانونیت سے بچائے۔

غریب نواز اسکیم

مسلمانوں کو برسر روزگار بنانے میں معاون

ڈاکٹر شجاعت علی قادری

ہندوستان کے عظیم صوفی بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی المعروف خواجہ غریب نواز کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے، ان کے نام سے موسوم روزگار اسکیم 'غریب نواز اسکیم' کا مقصد اقلیتی برادریوں کے نوجوانوں کو برسر روزگار ہنر میں ماہر بنانا ہے۔ اقلیتی امور کی وزارت کی طرف سے چلائی جانے والی یہ اسکیم ملک کے 100 اضلاع میں پھیلے 371 غریب نواز اسکل سینٹر کے ذریعے چلائی جا رہی ہے۔ یہ اسکیم 2017 میں اقلیتی برادریوں کے نوجوانوں کو قابل روزگار بنانے پر توجہ مرکوز، مودی حکومت کی پہل کے حصے کے طور پر شروع کی گئی تھی۔ اقلیتوں کے امور کی وزارت کے زیر اہتمام ایک خود مختار ادارہ مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن اس اسکیم کو نافذ کرتا ہے۔ وزارت ہر سرگرم کو ایک لاکھ سے 50 لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کرتی ہے اور مختص رقم میں کورس کے وقت کے مطابق اضافہ کر دیا جائے گا۔ ایم اے ای ایف کی جانب سے چلنے والے مراکز میں رجسٹریشن کرنے والے نوجوانوں کو مختصر مدتی قابل روزگار پورا کرنا ہوتا ہے۔ یہ کورس نوجوانوں کو مختلف روزگار مرکوز ہنر سیکھنے کے قابل بناتے ہیں تاکہ ٹریننگ کے بعد انھیں روزگار دیا جاسکے۔

کورس مکمل کرنے والے امیدواروں کو پیشہ ورانہ مہارتوں جیسے بی ایس سی اکاؤنٹنگ، پروگرامنگ، اور روزگار سے متعلق دیگر شعبوں کے سرٹیفکیٹس سے نوازا جاتا ہے۔ وزارت کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ بائیو ڈیگریڈیبل پکچرے سے کھادتیار کرنے اور صفائی میں جدید ترین ٹیکنالوجی اور مشینوں کے استعمال کی ٹریننگ کچھ کورس میں شامل کیا جائے گا۔

ان کورسز میں میلنگ سروسز، موبائل اور لیپ ٹاپ کی مرمت، کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور نیٹ ورکنگ، ریٹیل ٹیکنیشن پروگرام، موٹر وائرنگ ٹریننگ، سیکورٹی گارڈ ٹریننگ، ہاؤس کیپنگ کے کورسز وغیرہ کے سرٹیفکیٹ کورسز بھی شامل ہیں۔ ہندوستان کے مسلمان، سکھ، جین، عیسائی، پارسی اور بدھسٹ جیسی کمیونٹیز سے تعلق رکھنے والے تمام نوجوان اس لائن فارم بھر کر آسانی سے سرٹیفکیٹ کورسز میں رجسٹریشن کے لیے درخواست کر سکتے ہیں۔ وزارت کے اعداد و شمار کے مطابق، حسب توقع تربیت کے مراکز میں رجسٹرڈ نوجوانوں کی اکثریت، مسلمان ہیں۔ رجسٹرڈ نوجوانوں میں 90 فیصد سے زیادہ مسلمان ہیں۔ وزارت نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ٹریننگ یافتہ نوجوانوں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ روزگار دیا جائے۔ اس غرض سے وزارت نے پیتل میں شامل پروگرام، الیکٹیشین ایجنسیوں (پی ای اے) کو کل ٹریننگ یافتہ افراد میں سے 70% کی بھرتی کرنے کا اختیار دیا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، ایم اے ای ایف نے ہندوستان کے 31 ریاستوں کے 106600 مستفید ین کو نوکریوں میں تقرری کے لیے 108 پی ای اے میں بھیجا ہے، جس میں انھیں ٹریننگ دی گئی ہے۔ ساتھ ہی سفیحین کو زیادہ سے زیادہ تین ماہ کا ماہانہ وظیفہ اور ملازمت ملنے کے بعد زیادہ سے زیادہ دو ماہ کی تقرری کے بعد امداد بھی دی جارہی ہے۔ یہ امدادی رقم براہ راست ان کے کھاتوں میں منتقل کی جاتی ہے۔ ملک کے 371 مراکز میں سے کل 9620 ٹرینیوں کے الاٹمنٹ کے ساتھ اتر پردیش کے 22 اضلاع میں کل 65 غریب نواز ٹریننگ سینٹر کھولے گئے ہیں۔ یہ سینٹر لکھنؤ، رام پور، پرپاگ راج (الہ آباد) اور شاہجہاں پور جیسے بڑے اضلاع میں واقع ہیں۔ ہندوستان کے دیگر بڑے شہر جہاں یہ مراکز قائم کیے گئے ہیں، وہ ہیں: مہاراشٹر میں ممبئی اور ناگپور، مدھیہ پردیش میں بھوپال اور اندور، ہریانہ میں میوات اور پانی پت، بہار میں پٹنہ اور گیا، مغربی بنگال میں کولکاتا اور مالدہ، جھارکھنڈ میں رانچی اور گریڈیہ۔ مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور مختار عباس نقوی کا کہنا ہے کہ غریب نواز اسکل ڈیولپمنٹ سینٹرز' بااختیار بنانے کے مرکز' ثابت ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی وزارت اقلیتی برادریوں کے غریب لوگوں کو بااختیار بنانے کے لیے کئی اسکیمیں چلا رہی ہے اور غریب نواز روزگار اسکیم اسی نوعیت کی ایک خاص اسکیم ہے۔

شہروں اور سڑکوں کا نام بدلنے کا جنون

عارف شجر، حیدر آباد

ہمارے ملک کے وزیر اعظم کی سوچ بھی عجیب ہوگئی ہے یا ان کی ہے کہ ملک نفرت کی آگ میں جل رہا ہے آپسی بھائی چارہ ختم ہونے کے دہانے پر ہے، ملک میں ہندو مسلم کا کھیل شباب پر ہے، ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی جارہی ہے، قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے، اور سرکار ہے کہ ملک میں سلگتے ہوئے مسائل کو درکنار کرتے ہوئے اضلاع، گاؤں قصبے، اسٹریٹ وغیرہ کے نام بدلنے میں زیادہ دلچسپی دکھائی اور اپنے تقاریر میں حیدرآباد جیسے تاریخی نام بدلنے کا ذکر برابر کررہے ہیں، لیکن افسوس تو اس بات کا ہے کہ پی ایم مودی کے منھ سے ملک میں امن و شانتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی، آپسی بھائی چارے کے تعلق سے کوئی آواز نہیں نکل رہی ہے، ایک طرح کی انگے اندر خاموشی چھائی ہوئی ہے، اور یہی ان کی خاموشی سے ملک کے عوام میں بے چینی پائی جارہی ہے، ملک کے عوام سے لیکر سیاسی اپوزیشن جماعتیں پی ایم مودی کی اس خاموشی پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ نفرت، بے روزگاری اور مہنگائی شباب پر بالکل نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ پی ایم مودی ان سب مسائل پر دھیان نہ دیتے ہوئے اضلاع، اور چوک چوراہوں کا نام تبدیل کرنا اپنا فرض عین سمجھ رہے ہیں، شاید کہ ملک کی ترقی اسی میں پنہاں ہیں۔ اب سرکار تاریخی شہر حیدرآباد کا نام تلنگانے کا لیے بھی کہہ رہی ہیں کہ یہ نام انہیں اچھا نہیں لگ رہا ہے، بلایں کہیں کہ راس نہیں آرہا ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے حیدرآباد میں ہونے والے پی ای ٹی کی دوروزہ قومی عاملہ کے اجلاس میں آکر حیدرآباد کا نام بدلنے کا راگ الاپا۔ پی ایم مودی نے بی جے پی عاملہ کو خطاب کے دوران حیدرآباد کو بھاگیہ نگر کہہ کر خطاب کیا، اور یہی عہدیدار کیا کہ اگر بی جے پی کی حکومت تلنگانہ میں برسر اقتدار آجاتی ہے تو وہ حیدرآباد کا نام تبدیل کرکے بھاگیہ نگر کردیں گے۔ حیدرآباد کا نام بھاگیہ نگر رکھنے کی مودی کی یہ خدشہ کتنی کامیاب ہوگی یہ تو وقت ہی بتائیگی لاکھ کہیں کہ بھی اسے نظر انداز کررہے ہیں وہ یقیناً افسوس ناک ہے، پی ایم مودی کی خاموشی سے ملک کی ہوا کس سمت چل رہی ہے یہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے ملک کے عوام میں بے چینی اور اضطرابی کیفیت طاری ہے۔ ملک کے ابتر حالات کو دیکھتے ہوئے سپریم کورٹ کے جج نے بھی سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے، ایک ایسی ناراضگی جو تاریخ کے صفحوں میں درج ہوئے ہیں۔ سپریم کورٹ نے موجودہ حکومت کے تئیں اشاروں اشاروں میں جو رائے کس کیا ہے اس سے تو حکومت کا سر شرم سے جھک جانا چاہئے، سپریم کورٹ نے ملک میں جو آئین کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں ان پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا، حکومت اور پولیس نظام سے لے کر میڈیا کو جس طرح سے آئینہ دکھایا ہے اور سچائی بیان کی ہے۔ افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے جج کو یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ملک میں نفرت کا بازار گرم ہے اس پر دھیان دینے کی ضرورت ہے، لیکن حیرت اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ارباب اقتدار حالات سمجھنے سے قاصر ہیں، یا سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی نظر انداز کررہے ہیں، ہی ایم مودی کی خاموشی کے پیچھے کیا راز ہے، اسکا تو انکشاف ہونا ہی چاہئے۔

سرکار کو اگر کچھ بدلنا ہی ہے تو سب سے پہلے ملک میں بھڑکی نفرت کی ہوا کو محبت میں بدلے، اپنی ٹیم کی چند سیاسی قائدین جو مسلمانوں کے خلاف زہر اگل رہے ہیں انکی ذہنیت کو بدلے، پولیس کی یکطرفہ کاروائی کی سوچ کو بدلے، میڈیا پر جو مباحثے کرا کر زہر اگلا جا رہا ہے اسکے پیٹرن کو بدلے، اشتعال انگیز نعروں کو بدلے، نفرت انگیز نعروں کو بدلے، اٹھتے بیٹھتے ہندو مسلم کرنے والے لوگوں کے سوچ کو بدلے، اور یہ صرف آپ کی خاموشی توڑنے سے ہی ممکن ہے، آپ ملک کے ایک اچھے اور بہترین پی ایم شمار ہوتے ہیں جیسا کہ پرائیوٹ ایجنسیوں کی رپورٹ میں واضح ہوتا ہے، مجھے کامل یقین ہے کہ آپ اگر ملک میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے مجھے یہ بات کہہ لینے دیجئے مودی جی اگر آپ کچھ بدلنا ہی چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ملک میں بہہ رہی نفرت کی ہوا کو محبت میں بدلیں۔

سامنے آتے ہیں تو سبھی آپکی بات پر لبیک کہیں گے، اس سے آپ کا قد اور بھی اونچا ہوگا ساتھ ہی ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا چلا جائے گا۔

ہندوستان مختلف مذاہب اور ثقافتوں کی آماجگاہ رہا ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال صوفی (مسلم) اور بھگتی (ہندو) سنت ہیں۔ دونوں نے محبت کو مذہب کا مرکزی عنصر قرار دیا اور ان کے پیروکار تمام مذاہب سے تعلق رکھتے تھے۔ ان لوگوں کے برعکس جنہوں نے ایک 'تہذیب قوم' کی بات کی، جدوجہد آزادی کے رہنماؤں نے ہندوستان کی تاریخ کو جامع اور باہمی طور پر قبول کرنے والی قرار دیا۔ گاندھی جی نے لکھا تھا کہ 'ہندو مسلمان بادشاہوں کے دور میں پروان چڑھے اور مسلمان ہندو بادشاہوں کے ماتحت ترقی کرتے رہے... انگریزوں کے آنے کے ساتھ ہی جھگڑے شروع ہوگئے... کیا ہمیں یہ بات نہیں رکھنا چاہیے کہ بہت سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے آباؤ اجداد ایسے تھے اور ان کی رگوں میں ایک ہی خون بہتا ہے۔'' گاندھی جی کے شاگرد پنڈت جواہر لعل نہرو نے اپنی کتاب Discoveryof India میں لکھا ہے کہ یہاں متنوع مذاہب اور ثقافتوں نے ایک دوسرے کے ساتھ کامل مل گئے اور اس تنوع کو جنم دیا جسے ہم آج دیکھ سکتے ہیں۔ ہندوستانی تہذیب اور ثقافت کی کئی جہتیں ہیں۔ چاروں کے بھی، بدھ بھی ہے اور کیریبی بھی ہے اور صوفی بھی ہے، رحم بھی ہے اور سخاوت بھی ہے۔

سوشل میڈیا

ٹویٹر پر چلنے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کئے جارہے ہیں
ٹویٹر ریوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئی آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں

@Harmain Sharifain

خانہ کعبہ کا خلاف ہر سال یکم محرم کو تبدیل کیا جاتا ہے مگر اس مرتبہ 9 ذی الحجہ کو تبدیل کیا جائے گا۔

@LiveLaw

ٹوئٹر نے مرکزی سرکار کے ذریعہ کچھ پورٹس کے اکاؤنٹ ختم کرنے کے مرکزی سرکار کے احکامات کو کرناٹک ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔

@IndianHistorypics

1977 میں ہندوستان کے ذریعہ ہنگری کی حیثیت سے اٹل بہاری واجپئی نے یگون (رنگون) میں مغل سلطنت کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر کے مقبرہ کی زیارت کی۔

@Hindutva Watch

کرناٹک کے کولار حلقہ کے ایم پی منیسوامی (بی جے پی) نے اپنے شہر سے مسلمانوں کو لات مار کر نکالنے کی دھمکی دی۔

@livehistroyindia

تاریخی حقائق کے بارے میں روشنائی کرنے والے ونڈل نے بتایا ہے کہ 1943 میں بنگال کے قحط کو کبھی بھی تسلیم نہیں کیا تھا۔ اس قحط میں 3 ملین ہندوستانیوں کی موت ہوئی تھی۔ ایسا اس وقت کے وزیر اعظم لسٹن چرچل کی دوران جنگ سخت عملی کی وجہ سے ہوا تھا۔

@ANI

ضمنی: شیوسینا کے لیڈر سنجے راؤت نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر آج مہاراشٹر میں وسط مدتی الیکشن ہوجاتے ہیں تو سب کھل کر سامنے آجائے گا اور ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا 100 سے زیادہ سیٹیں جیت کر کامیاب ہوجائے گی۔

@RohitRanjan

ذی نیوز کے روہت رنجن نے ٹوئٹ کرکے کہا ہے کہ بغیر مقامی پولیس کو اطلاع دیے چھتیس گڑھ پولیس میرے گھر کا ہر بھیجے گرفتار کرنے کے لئے کھڑی ہے۔ کیا یہ قانونی طور پر صحیح ہے۔ اس پر رائے پور پولیس نے کہا ہے بھی اب ان کو اطلاع ہے۔ پولیس نے آپ کو عدالت کا وارنٹ دکھا دیا ہے، جس کے تحت آپ کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ آپ کو تعاون کرنا چاہئے۔ تفتیش میں شامل ہونا چاہئے اور عدالت میں اپنا دفاع کرنا چاہئے۔

@RaipurPolice

ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ ان کو اطلاع دی جائے۔ پھر

@SaralPatel

آج میڈیا اور سوشل میڈیا پر ایک پرائیویٹ ٹیلی ویژن چینل کے ایک اینکر کی گرفتاری کا معاملہ سرخیوں میں رہا۔ چھتیس گڑھ پولیس @irohitr کو گرفتار کرنے کے لئے نوٹیز میں ان کے گھر پہنچی تھی۔ یوپی پولیس اس فرضی خبر نشر کرنے کے الزام میں گرفتاری سے بچانے کی کوشش کرتی رہی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو نیوز اینکر نشر و اشاعت فلطی سے نہیں بلکہ جان بوجھ کر سازش کے تحت کیا گیا تھا اور اس کا مقصد راہل گاندھی اور کانگریس کو بدنام کرنا تھا۔

@AnshumanSail

نوٹیز! پولیس نے ذی اینکر روہت رنجن کو ان کے خلاف نوٹیز میں درج معاملہ میں گرفتار کیا ہے۔ اس سے قبل رائے پور پولیس رنجن کے گھر گئی تھی۔ ان کو راہل گاندھی کے بارے میں ایک خبر چلانے کے لئے گرفتار کیا گیا ہے۔

@NupurJSharma

نوپر شرما نے یوگی آدتیہ ناتھ سے اپیل کی ہے کہ نوٹیز میں میڈیا چھتیس گڑھ ماڈل استعمال کرنا چاہئے۔ سے شری رام۔

@NitinAgarwal

نتن اگروال نے بتایا ہے کہ اینکر روہت رنجن کو نوٹیز! پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ ان پر راہل گاندھی کے بارے میں ذی ٹیلی ویژن پر پرائم ٹائم کے شوڈی این اے میں غلط خبر نشر کرنے کا الزام ہے۔

Anshuman Sail @AnshumanSail · 7h
Breaking : **Noida** Police have arrested Zee anchor Mr. Rohit Ranjan in relation to a case registered against him in **Noida**.
Earlier, Raipur Police had reached residence of Mr. Ranjan to arrest him in Sh. Rahul Gandhi's fake video case.

Nupur J Sharma @UnSubtle... · 6h
Dear @mayadadityanath ji. Most of the media is in **Noida**. Maybe you should start adopting the Chattisgarh model. Jai Shree Ram 🙏

Nitin Agarwal @nitinagarwal... · 6h
Anchor Rohit Ranjan got arrested by **Noida** Police.
He was Involved in spreading fake news against Sh @RahulGandhi on his Prime Time Show DNA, Zee News.

Saral Patel @saralpatel · 6h
UP Police is trying to shield the fake-news peddler @rohitr from getting arrested by Chattisgarh Police.
This proves that what happened on air was not a mistake but part of a larger criminal conspiracy to defame @RahulGandhi and @KaCongia.